روزنامہ
الفضل

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 31 جنوری 2006ء یکم محرم الحرام 31 صلح 1385ھش جلد 56-91 نمبر 23

قدرتی اورسماوی آفات اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور انتباہ اور جھنجھوڑنے کیلئے ہوتی ہیں

آفات سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ انسان اپنے رب کو پہچانے اوراپنی اصلاح کرے

اللہ تعالیٰ بستیوں کو از راہ ظلم ہلاک نہیں کرتا جبکہ ان کے رہنے والے اصلاح کر رہے ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 27 جنوری 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 جنوری 2006ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے توجہ دلائی کہ قدرتی اورسماوی آفات سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ انسان اپنے رب کو پہچانے اوراپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اصلاح کرے۔حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے یہ خطبہ دنیا بھر میں لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اورمتعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضورانور نے سورۃ ہود کی آیت نمبر 118 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے اور تیرا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو از راہ ظلم ہلاک کردے جبکہ ان کے رہنے والے اصلاح کررہے ہوں۔حضورانور نے فرمایا کہ قادیان کے سفر سے پہلے مجھے ایک احمدی نے لکھا کہ آپ قادیان جارہے ہیں اللہ یہ سفر ہر لحاظ سے مبارک کرے لیکن دعا کریں کہ اس سال ان دنوں کوئی آسمانی آفت یا تباہی نہ آئے۔حضورانور نے فرمایا کہ یہ ڈر لکھنے والے کا اس لئے تھا کہ گزشتہ دو سالوں میں قادیان کے جلسہ کے دنوں میں ہی دوممالک میں زلزلہ کے نتیجہ میں بہت تباہی آئی تھی جن میں ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانی جانیں ضائع ہوگئیں۔2003ء میں ایران میں زلزلہ آیا اور 2004ء میں سونامی کے ذریعہ انڈونیشیا اور ہمسایہ جزیروں میں بہت نقصان ہوا۔پھر 2005ء میں کشمیر میں زلزلہ سے خوفناک تباہی ہوئی۔جس کی ہلاکتوں کی تعداد 87000 بتائی جاتی ہے بہر حال جو بھی تعداد ہے وسیع علاقہ میں تباہی و بربادی ہوئی اور کئی دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔جن کی آبادکاری کیلئے ایک لمبا عرصہ درکار ہے۔گورنمنٹ کے علاوہ مختلف این جی اوز وغیرہ کام کررہی ہیں لیکن کئی اپنے وسائل کی کمی کے باعث کام چھوڑ کر چلی گئی ہیں۔موسم کی شدت اور عارضی رہائش کے باعث سردی میں لوگ بیماریوں کا شکار ہورہے ہیں۔بلکہ آئندہ برفباری اور بارشوں سے مزید ہزاروں اموات کا خطرہ ہے۔دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔حضورانور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ خدمت انسانیت کررہی ہے۔اب اس پر نیورو سنٹر قائم کرنے کی ذمہ داری بھی ڈالی گئی ہے۔2005ء میں امریکہ میں تباہی آئی اسی طرح گیانا وغیرہ میں سیلابوں سے تباہی ہوئی ہر جگہ ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات کو سراہا گیا۔انسانیت کے رشتہ کے ناطے یہ ہمارا فرض ہے کہ خدمت کریں مگر آسمانی آفات کو دیکھ کر کئی سوالات اٹھتے ہیں کہ کیوں ان میں معصوم جانیں بھی ضائع ہوجاتی ہیں۔اگر یہ عذاب ہے تو ظالموں پر آنا چاہئے چنانچہ اس سلسلہ میں متعدد اخبارات میں زلزلوں کے بارے میں اہل علم کے بیانات شائع ہوئے ہیں۔روزنامہ پاکستان کی ایک خصوصی اشاعت میں لکھا گیا کہ ہر طرف تباہی ہے۔سسکیوں کی آوازیں ہیں۔موت کا سناٹا ہے۔انسانیت بلبلا رہی ہے۔اس شدید زلزلے نے نقصانات کے ساتھ کئی سوالات پیدا کردیئے ہیں۔کیا یہ ہمارے اعمال کی سزا ہے یا ہماری آزمائش ہے؟ یہ ایک ہی علاقہ میں کیوں آیا؟ معصوم جانیں کیوں ضائع ہوئیں؟ کیا یہ حضرت عیسیٰؑ کی آمد کی نشانی ہے؟ اس بارے میں مختلف سکالرز اور اہل علم حضرات نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق جوابات دیئے ہیں اور کہا ہے کہ یہ ہماری بداعمالیوں اور خدا تعالیٰ سے دوری کا نتیجہ ہے اور قدرت کی طرف سے یہ انتباہ اور وارننگ ہے کہ اپنی اصلاح کریں اور خدا اور اس کے رسول کے احکامات کی تعمیل کریں۔

حضورانور نے فرمایا کہ دنیا خدا کو بھلا رہی ہے۔گزشتہ سال کو فضولیات کے ساتھ الوداع کیا اور نئے سال کا استقبال اس طرح کیا ہے کہ خدا کا خانہ بالکل خالی ہے۔

حضورانور نے گزشتہ سو سالوں میں انسانی ہاتھوں سے ہونے والی تباہی کے کوائف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ 35 ممالک میں گزشتہ سو سال کے دوران ساڑھے نو کروڑ سے زائد ہلاکتیں ہوئیں اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی کوشش نہیں کی گئی یہ زلزلہ بھی اللہ نے جھنجھوڑنے کیلئے بھیجا کہ گناہوں سے باز آجاؤ اور خدا کی طرف سے آنے والے کی آواز پر کان دھرو۔آفات سے بچنے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانو۔لہو ولعب اور ظلم و ناانصافی بند کرو۔ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات درست کرو۔دنیا کے امن کو برباد نہ کرو۔اگر اپنے پیدا کرنے والے مالک کو نہ پہچانو گے تو آفات آتی رہیں گی اس لئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اصلاح کرو اور خالق کے آگے جھکو۔جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ نے یہی فرمایا ہے کہ تیرا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو از راہ ظلم ہلاک کرے جبکہ ان کے رہنے والے اصلاح کررہے ہوں۔

حضورانور نے جماعت احمدیہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ ہر شخص کو یہ پیغام پہنچائے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کے آگے جھکے، تمام افراد جماعت احمدیہ بھی یاد رکھیں کہ وہ حقوق اللہ، حقوق العباد ادا کریں۔اعمال صالحہ بجا لائیں اور خدا کے حضور تضرع سے دعائیں کریں۔کوئی دن دعا سے خالی نہ ہونا چاہئے۔اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے حصہ پاتے ہوئے آپ کی دعاؤں کے طفیل ہم بھی اور ہماری آئندہ نسلوں میں بھی وہ تمیز قائم رہے جس سے ہمارے اور غیر میں فرق ظاہر ہوتا رہے۔

بد عملی کا نتیجہ

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں جن کا میں نے حساب کیا ہے میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا پس جس شخص کا نتیجہ اچھا نکلے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے یعنی ناکامی کا منہ دیکھے تو وہ اپنی ہی ذات کو ملامت کرے کہ یہ اس کی اپنی بدعملی کا نتیجہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم حدیث نمبر:4674)

خلیفہ وقت کی خواہش

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سَو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہند ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔ اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سَو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کررہی ہوگی اور اس میں جیسا حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے ایسے لوگ شامل ہونے چاہئیں جو انجام بالخیر کی فکر کرنے والے اور عبادات بجالانے والے ہیں“۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء مطبوعہ الفضل سالانہ نمبر 2005ء ص 11)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

یرقان کی وبا چند احتیاطی تدابیر

❁ ربوہ میں آجکل یرقان کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ کی شکایت سامنے آرہی ہے۔جس کی علامت میں آنکھوں میں پیلاہٹ، چہرے کا پیلا ہونا، بھوک میں کمی، متلی، بخار اور پیشاب کا پیلا ہونا شامل ہیں۔ اس مرض میں اگر احتیاط نہ کی جائے تو یہ خطرناک بھی ہوسکتا ہے۔دعا اور چند احتیاطی تدابیر اختیار کر کے اس سے بچاؤ بھی ممکن ہے۔درج ذیل امور پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

❁ پانی ابال کر پئیں۔

❁ بازاری اشیاء کھانے میں خصوصیت سے احتیاط کریں۔

❁ گلے سڑے پھل اور سبزیاں استعمال نہ کریں۔

❁ پھل اور کچی سبزیوں کو استعمال سے قبل عام پانی سے دھونے کے بعد ایک دفعہ ابلے ہوئے پانی سے ضرور دھوئیں۔

(باقی صفحہ 8 پر)

خطبہ جمعہ

مہمان نوازی انبیاء کے خُلق میں سے ایک اعلیٰ خُلق ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور احادیث کے حوالہ سے مہمان نوازی کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود کا اپنے کارکنان پر حسن ظن تھا کہ وہ مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرتے ہیں۔ یہ حسن ظن ہمیشہ جماعت کے کارکنان کا ایک نشان بنا رہے گا

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے سے متعلق تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22/جولائی 2005ء بمطابق 22 وفا 1384 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن (برطانیہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مہمان نوازی انبیاء کے خُلق میں سے ایک اعلیٰ خُلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں اس کو یوں بیان فرمایا ہے کہ جب آپؑ کے پاس معزز مہمان آئے تو سب سے پہلا کام جو آپؑ نے کیا وہ یہ تھا کہ (۔) (الذٰریت: 27) یعنی وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔ تو آپ نے مہمانوں سے یہ نہیں پوچھا کہ دُور سے آئے ہو یا نزدیک سے آئے ہو، یا بھوک لگی ہے یا نہیں لگی، کھانا کھاؤ گے یا نہیں کھاؤ گے، بلکہ فوری طور پر گھر کے اندر گئے اور کھانا تیار کروا کر لے آئے۔

تو یہ خُلق ہے جو اللہ والوں کا مہمانوں کے ساتھ ہوتا ہے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کا جامع اور افضل الرسل فرمایا ہے ان میں تو یہ خُلق ایسا قائم تھا جس کی مثال نہیں۔ بلکہ زمانہ نبوت سے پہلے بھی آپؐ کا یہ خُلق ایسا تھا کہ دوسروں کو متاثر کیا کرتا تھا۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی دفعہ وحی نازل ہوئی اور آپؐ بڑے سخت گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے اس گھبراہٹ کا ذکر کیا تو دیکھیں کیسا جواب تھا۔ روایت میں آتا ہے آپؓ نے عرض کی کہ اللہ کی قسم! جیسے آپؐ سوچ رہے ہیں ویسے ہرگز نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی بھی رُسوا نہ کرے گا۔ اللہ کی قسم آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچی بات کرتے ہیں، دوسروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، ناپید نیکیاں بجالاتے ہیں، لوگوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور آفات سماوی کے نازل ہونے پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ اقرء باسم ربک ...... حدیث نمبر 4953)

یعنی جو اعلیٰ اخلاق دنیا سے غائب ہوگئے ہیں ان کو آپ قائم کرتے ہیں جن میں سے ایک مہمان نوازی بھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو یہی خُلق تو پسند ہیں۔ تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایسے اخلاق والے انسان کو خدا تعالیٰ ضائع کر دے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ مختلف قسم کی نیکیوں میں سے ایک نیکی مہمان نوازی بھی ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا باعث بنتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مہمان نوازی کے تعلق میں جو نمونے قائم فرمائے اور اپنے عمل سے جو اعلیٰ مثالیں ہمارے سامنے پیش فرمائیں اب میں ان میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں۔ اور پھر یہ کہ .... نصیحت فرمائی کہ کس طرح مہمان نوازی کرو۔ آپؐ کے پاس گھر میں بھی اگر کوئی مہمان آتا تو جو بھی میسر ہوتا مہمان کو پیش فرماتے۔ بعض دفعہ گھر میں آپؐ کھانا تناول فرما رہے ہوتے اگر کوئی آتا تو بڑی بے تکلفی سے آنے والے کو اپنے ساتھ شامل کرتے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ عبدالحمید بن صیفی اپنے والد اور اپنے دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ صہیبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھجور اور روٹی پڑی ہوئی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیبؓ سے کہا کہ قریب آجاؤ اور کھاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ صہیبؓ کھجوریں کھانے لگے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کی آنکھ دکھنے آئی ہوئی ہے (اس وقت ان کی ایک آنکھ دکھ رہی تھی) اس کے باوجود تم نے کھجوریں کھانی شروع کر دی ہیں۔ تو بے تکلف ماحول تھا، حضرت صہیبؓ نے اس پر جواب دیا کہ یا رسول اللہ! میں اس آنکھ کی طرف سے کھا رہا ہوں جو درست ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 61-62 مطبوعہ بیروت)

دیکھیں کتنا سادہ اور بے تکلف ماحول ہے۔ بعض دفعہ ایسے موقعے بھی آئے کہ آپؐ کھانا تناول فرما رہے ہیں اور کوئی آ گیا تو اس کو بھی ساتھ شامل ہونے کی دعوت دی، چاہے کھانا جتنی مرضی تھوڑی مقدار میں ہو۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی کسی کام سے نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی آپؐ کی رہائش کی طرف دروازے تک آپؐ کے ساتھ آ گئے۔ تو آپؐ اندر گئے اور تھوڑی دیر بعد تھوڑا سا کھانا لے کے آئے اور فرمایا کہ آؤ کھائیں۔ لیکن کھانا اتنی کم مقدار میں تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ مَیں ہچکچاتا رہا۔ بہرحال آنحضورؐ نے فرمایا تم لگتا ہے کسی کام سے آئے ہو۔ تو جو بھی کام تھا وہ پوچھا اور واپس چلے گئے۔ لیکن آپ دیکھیں کہ جو ساتھ آ گیا اس کو مہمان سمجھا اور گھر کے اندر اس کو لے آئے اور فرمایا کہ آؤ کھانا کھائیں۔

پھر جب کبھی کافی تعداد میں مہمان آجایا کرتے تھے تو آپؐ مہمانوں کو صحابہ میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور صرف انہی میں نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے ساتھ بھی اس طرح تقسیم کر کے لے جاتے تھے۔ ایک ایسے ہی موقع کا روایات میں یوں ذکر آتا ہے۔

عبداللہ بن طُخفہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کثرت سے مہمان آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ ہر کوئی اپنا مہمان لیتا جائے۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت زیادہ مہمان آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر کوئی اپنے حصہ کا مہمان ساتھ لے جائے۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ان میں تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تھے۔ چنانچہ جب آپؐ گھر پہنچے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا گھر میں

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

کھانے کو کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں حریسہ نامی کھانا ہے جو مَیں نے آپ کے افطار کے لئے تیار کیا ہے۔ تو راوی کہتے ہیں کہ وہ کھانا ایک برتن میں ڈال کر لائیں (تھوڑا سا ہوگا) اس میں سے رسول اللہ ﷺ نے تھوڑا سا لیا اور تناول فرمایا اور پھر فرمایا کہ بسم اللہ کر کے کھائیں۔ پھر ہمیں بھی دیا۔ چنانچہ ہم نے اس کھانے میں سے اس طرح کھایا کہ ہم اسے دیکھ نہیں رہے تھے۔ پھر اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تمہارے پاس پینے کو کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا :جی ہاں، حریرہ ہے جو مَیں نے آپ کے لئے تیار کیا ہے۔ فرمایا: لے آؤ۔ حضرت عائشہؓ وہ لائیں تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا اور برتن کو اپنے منہ کی طرف بلند کیا۔ تھوڑا سا نوش کر کے فرمایا :بسم اللہ کر کے پینا شروع کرو۔ پھر ہم اس سے اس طرح پینے لگے کہ ہم اسے دیکھ نہیں رہے تھے۔ ....روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ تم کہاں سونا چاہتے ہو؟ یہاں رہنا ہے یا مسجد جانا ہے؟ تو سب نے کہا ہم مسجد جا کے سوئیں گے۔ تو کہتے ہیں ہم مسجد چلے گئے اور وہاں جا کے سو گئے اور صبح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، نماز کے لئے ہر ایک کو جگایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 426 مطبوعہ بیروت)

اس روایت میں جو ہے کہ پہلے آپؐ نے اس کو پیا اس سے یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ شاید اس لئے کہ آپؐ نے سمجھا کہ میرا پہلے حق ہے میں پی لوں، بلکہ اس لئے کہ اس کی مقدار تھوڑی تھی اور آپؐ کو پتہ تھا کہ آپؐ کے پہلے منہ لگانے سے اس میں برکت پیدا ہوگی اور آپؐ کی دعا سے یہ کھانا مہمانوں کے لئے کافی ہو جائے گا۔ اس لئے آپؐ نے پہلے شروع کیا۔ اور پھر مہمانوں کے آرام کے لئے فرمایا کہ جاؤ اب سو جاؤ، جہاں بھی سونا چاہتے ہو۔ پھر نماز کے لئے جگایا۔

مہمان نوازی کے زُمرے میں یہ بھی ہے کہ جب مہمان آئیں اگر وہ آپ کے ہم مذہب ہیں تو ان کو نمازوں کی طرف بھی توجہ دلائی جائے، صبح اٹھایا جائے۔ یہاں بھی ہمارے جلسے پہ اسی لئے انتظام ہوتا ہے تا کہ لوگ نمازوں میں شامل ہو سکیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کی حالت کا اندازہ تھا کہ وہ کس طرح فاقہ کشیاں کرتے ہیں۔ غربت کا زمانہ تھا اور سب سے زیادہ جو اس دور سے گزرتے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود تھے۔ فاقے کی حالت میں ہوتے تھے اور جب بھی کھانے کے ظاہری اسباب میسر آتے تھے، چاہے وہ تھوڑے سے ہی ہوں، آپؐ اس یقین کے ساتھ کہ اس کھانے میں خدا تعالیٰ میری دعا سے برکت ڈال دے گا، اپنے صحابہ کو بھی بلا لیا کرتے۔ ان لوگوں کو بھی بلا لیا کرتے تھے جو وہاں بھوکے بیٹھے ہوا کرتے تھے تا کہ ان کی بھی اس انتظام کے تحت مہمان نوازی ہو جائے۔

ایک واقعہ کا یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمِّ سُلَیم کے گھر کے قریب سے گزرتے تو ان کے گھر آتے اور ان کو سلام کہتے۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت نبی کریمؐ کی شادی حضرت زینبؓ بنت جحش سے ہوئی تو مجھے میری والدہ اُمِّ سُلَیم نے کہا کہ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تحفہ بھیجیں تو کتنا اچھا ہوگا۔ اس پر میں نے کہا بھیج دیں۔ تو میرے کہنے کے بعد میری والدہ نے کھجور لی اور پنیر کو ایک برتن میں ڈالا اور ان کو ملا کر حَیْس نامی کھانا تیار کیا اور پھر وہ کھانا مجھے دے کر رسول ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ جب مَیں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپؐ نے مجھے ارشاد فرمایا اس برتن کو رکھو۔ پھر کچھ آدمیوں کا نام لے کر فرمایا کہ ان کو بلاؤ اور ہر وہ شخص جو تمہیں ملے اسے کہنا کہ میں بلا رہا ہوں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کیا۔ جب مَیں واپس آیا تو گھر آدمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنا دست مبارک اس کھانے پر رکھا اور اس کو برکت دینے کے لئے کچھ دیر دعا کرتے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ دس دس افراد کو بلانے لگے جو اس برتن میں سے کھاتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ ان کو فرماتے تھے کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ان سب کو بلاتے رہے یہاں تک کہ ان سب نے کھانا کھا لیا۔

(بخاری کتاب التوحید۔ باب الھدیۃ للعروس)

دیکھیں کتنا خیال تھا کہ کھانا آیا ہے تو باقیوں کو بھی کھلایا جائے۔ جو بھوکے ہیں ان کی بھی مہمان نوازی ہو جائے۔ یہ تھے آپؐ کے مہمان نوازی کے طریقے کہ بھوکوں، ضرورت مندوں کو بلا کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کھانا کھلاتے اور مہمان نوازی فرمایا کرتے تھے۔ پھر صرف یہی نہیں کہ آپؐ نے عارضی طور پر کبھی کبھی مہمان بلا لئے اور مہمان نوازی کر دی، بلکہ ایسا بھی ہوا کہ آپؐ نے بعض مہمان مستقل اپنے ہاں لمبے عرصے کے لئے ٹھہرائے اور ان کے لئے مستقل خوراک کا انتظام فرمایا۔ حالانکہ اس وقت حالت ایسی تھی کہ خود بھی گھر میں شاید اتنا اچھا انتظام نہیں ہوتا تھا۔ اور نہ صرف انتظام فرمایا بلکہ کھانے کا انتظام ہی ان کے سپرد کر دیا کہ اپنا پیٹ بھرنے کے بعد میرے لئے بھی رکھ دیا کرو۔

اس کا ذکر یوں ملتا ہے، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی جن کی محنت و مشقت اور خوراک کی کمی کی وجہ سے قوت سماعت اور بصارت یعنی دیکھنے اور سننے کی جو طاقت تھی متاثر ہو گئی تھیں، نظر اور آنکھوں پر اثر پڑا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے پاس آئے۔ مگر ان میں سے کسی نے ہماری طرف توجہ ہی نہ دی۔ پھر ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ ہمیں اپنے گھر والوں کے پاس لے گئے۔ وہاں پر تین بکریاں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کا دودھ دوہا کرو اور ہم میں سے ہر ایک اپنا اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کا حصہ لے جاتے۔ یعنی جو کھانے کا انتظام تھا وہ ان لوگوں کے سپرد کر دیا۔ تم پی لیا کرو اور مجھے میرا حصہ دے دیا کرو۔ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تشریف لاتے اور سلام کرتے تو آواز اتنی اونچی نہ ہوتی کہ سویا ہوا بیدار ہو جائے۔ جو جاگ رہا ہوتا وہ سن لیتا۔ پھر آپؐ مسجد میں تشریف لے جاتے اور نماز ادا فرماتے۔ پھر آپؐ کے پاس پینے کے لئے دودھ لایا جاتا جو آپؐ پی لیتے۔ ایک دن وہ کہتے ہیں کہ بھوک کی وجہ سے مَیں سارا دودھ پی گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو دودھ نہیں تھا لیکن آپؐ کی برکت کی وجہ سے بکری جو دودھ دینے والی تھی اس کو دوبارہ دودھ اتر آیا۔ پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا: نہیں پہلے خود پی لو۔ آپ کو بتایا نہیں تھا کہ ہم سارا پی چکے ہیں۔ تو بہرحال پہلے اُنہیں پلا کے پھر آپؐ نے تھوڑا سا پیا اور بقایا پھر مہمانوں کو دے دیا۔

(ترمذی کتاب الاستئذان والادب۔ باب کیف السلام)

پھر ایک اور روایت میں اسی مستقل مہمان نوازی کا ذکر یوں ملتا ہے۔ مالک بن ابی عامر کی ایک لمبی روایت ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبیداللہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے ابومحمد! تم اس یمانی شخص یعنی ابوہریرہ کو نہیں دیکھتے کہ یہ تم میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جاننے والا ہے۔ ہمیں اس سے ایسی ایسی احادیث سننے کو ملتی ہیں جو ہم تم سے نہیں سنتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان بن کر پڑے رہتے تھے۔ ان کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے ساتھ ہوتا تھا۔ اور ہم لوگ کئی کئی گھر والے اور امیر لوگ تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دن میں کبھی صبح اور کبھی شام آیا کرتے تھے۔

(ترمذی کتاب المناقب باب ماجاء فی صفۃ اوانی الحوض حدیث نمبر 3846)

ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بھی کھانے کی کوئی چیز آتی، تحفہ وغیرہ آتا تو آپ ان لوگوں کو پہلے بلا لیا کرتے جو مستقل وہاں پڑے ہوئے تھے۔

پھر آپؐ کی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ مہمان کو کبھی یہ احساس نہیں ہونے دیتے تھے جس سے مہمان کو یہ خیال پیدا ہو کہ آپؐ کی میرے کھانے پر نظر ہے تا کہ وہ کبھی سبکی محسوس نہ کرے،

شرمندگی محسوس نہ کرے۔ بلکہ بعض دفعہ یہ ہوتا کہ اگر مہمان کے ساتھ کھانا کھا رہے ہوتے تو آہستہ آہستہ آپ خود بھی کھاتے رہتے تا کہ مہمان کسی شرمندگی کے بغیر کھاتا رہے۔ لیکن بعض دفعہ یوں بھی ہوا کہ کوئی کافر مہمان ہوا اور ضرورت سے زیادہ خوش خوراکی کا مظاہرہ کیا لیکن آپ نے اظہار نہیں ہونے دیا اور جتنی اس کی خواہش تھی، جتنا وہ پیٹ بھر سکتا تھا اس کے مطابق اس کو خوراک مہیا کی۔

ایک واقعہ یوں بیان ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جو کافر تھا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان بنا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہ کر لانے کے لئے فرمایا جو اس کافر نے پی لیا۔ پھر دوسری اور تیسری یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ صبح اس نے اسلام قبول کر لیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کے لئے ارشاد فرمایا جو اس نے پی لیا۔ پھر آپ نے دوسری بکری کا دودھ لانے کا فرمایا تو وہ پورا دودھ ختم نہ کر سکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں کو بھرتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند باقی المکثرین من الصحابۃ)

تو اس وقت جب وہ کافر تھا، مہمان تو بہرحال تھا اس کو یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ کھانا مفت مل رہا ہے تو اتنا تو نہ کھاؤ کہ تمہارا پیٹ خراب ہو جائے۔ لیکن اگلے دن جب وہ آپؐ کے سلوک کی وجہ سے خود ہی مسلمان ہو گیا، اس نے اسلام قبول کر لیا تو اس کو خود بھی پتہ لگ گیا کہ زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا ہی نہیں ہوتا۔ ایک رات میں ہی اس نیک فطرت کو احساس بہرحال ہو گیا اور ایک رات میں ہی آپؐ کی قوت قدسی کی وجہ سے، آپؐ کے حسن سلوک کی وجہ سے، مہمان نوازی کی وجہ سے، ایک تو اس کو اسلام کے نور سے منور ہونے کی توفیق مل گئی اور پھر زندگی کے مقصد کا پتہ چل گیا۔ اور پھر اس وقت جو خوراک لی وہ ایک مومن کی خوراک تھی۔

اسی طرح کے ایک واقعہ کا حضرت مسیح موعود یوں ذکر فرماتے ہیں کہ:

''ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے غریبی کو اختیار کیا۔ کوئی شخص عیسائی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ حضرت نے اس کی بہت تواضع و خاطر داری کی۔ وہ بہت بھوکا تھا۔ حضرت نے اس کو خوب کھلایا کہ اس کا پیٹ بہت بھر گیا۔ رات کو اپنی رضائی عنایت فرمائی۔ جب وہ سو گیا تو اس کو بہت زور سے دست آیا کہ وہ روک نہ سکا''۔ (اس بیچارے کا پیٹ خراب ہو گیا) ''اور رضائی میں ہی کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے سوچا کہ میری حالت کو دیکھ کر کراہت کریں گے۔ شرم کے مارے وہ نکل کر چلا گیا۔ جب لوگوں نے دیکھا تو حضرت سے عرض کی کہ جو نصرانی عیسائی تھا وہ رضائی کو خراب کر گیا ہے''۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ مجھے دو تا کہ میں صاف کروں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں۔ ہم جو حاضر ہیں، ہم صاف کر دیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا، اس لئے میرا ہی کام ہے اور اٹھ کر پانی منگوا کر خود ہی صاف کرنے لگے۔ وہ عیسائی جب ایک کوس نکل گیا تو اس کو یاد آیا کہ اس کے پاس جو سونے کی صلیب تھی وہ چارپائی پر بھول آیا ہوں۔ اس لئے وہ واپس آیا تو دیکھا کہ حضرت اس کے پاخانہ کو رضائی پر سے خود صاف کر رہے ہیں۔ اس کو ندامت آئی اور کہا کہ اگر میرے پاس یہ ہوتی تو میں کبھی اس کو نہ دھوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص کہ جس میں اتنی بے نفسی ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 370 جدید ایڈیشن)

دیکھیں کیا کیا مثالیں ہیں جو ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونے میں دکھائیں۔ پھر جب کثرت سے وفود آنے لگے تو ان کی مہمان نوازی کا بھی آپؐ اہتمام فرماتے تھے۔ اس طرح کہ ایک وفد کو آپؐ نے انصار کے سپرد کیا اور فرمایا ان کا خیال رکھنا اور اچھی طرح مہمان نوازی کرنا اور پھر اگلے دن اس وفد کے افراد سے پوچھا کہ تمہارے بھائیوں نے تمہاری صحیح طرح مہمان نوازی کی ہے؟ سب نے کہا کہ واقعی انہوں نے مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا ہے اور بہترین بھائی ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے لئے عمدہ کھانے کا انتظام کیا اور ہمارے لئے نرم بستر بچھائے پھر ہمیں قرآن و سنت کی باتیں بھی سکھائیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

تو جیسا کہ پہلے حدیث میں ذکر آ چکا ہے کہ آپ مہمانوں کی ظاہری مہمان نوازی کے ساتھ ان کی روحانی تربیت کی طرف بھی توجہ دیا کرتے تھے۔ اور یہی کچھ آپؐ نے صحابہ کو سکھایا تھا۔ جیسا کہ اس میں ذکر آتا ہے کہ صبح نماز کے وقت آپؐ نے نماز کے لئے جگایا۔ تو اسی اسوہ پر عمل کرتے ہوئے صحابہ بھی اپنے مہمانوں کی مادی اور روحانی دونوں غذاؤں کا خیال رکھا کرتے تھے۔ پھر آپؐ نے ایک وفد کی خود مہمان نوازی اپنے ہاتھوں سے کی۔ صرف اس لئے کہ فرمایا کہ ابتدائے اسلام میں جب مجبور اور مظلوم مسلمانوں پر مکّہ میں زیادتیاں ہو رہی تھیں تو ان کے ہم قوموں نے اس وقت مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تھا۔ غرض ہر موقع پر آپؐ اس تلاش میں ہوتے تھے کہ کس طرح مہمان کی خدمت کا موقع ہاتھ آئے اور یہی نصیحت آپ صحابہ کو فرمایا کرتے تھے۔ اپنے عمل کے ساتھ اپنی امت کو بھی یہی اسلوب آپؐ نے سکھائے اور نصیحت فرمائی، ترغیب دلوائی۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میزبان جس کے گھر مہمان آیا ہو اعزاز و تکریم کے ارادے سے، اس نیت سے کہ اس نے مہمان کو عزت دینی ہے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک الوداع کہنے کے لئے آئے۔ تو الوداع کہنے کے لئے باہر چھوڑنے کے لئے آپؐ باہر دروازے تک آیا کرتے تھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، آپؐ نے فرمایا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار)

تو مہمان نوازی بھی ایمان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ مہمان کا جائز حق ادا کرو۔ اور جائز حق کے بارے میں فرمایا کہ کم از کم ایک دن اور رات کی مہمان نوازی ہے۔ ویسے تو فرمایا کہ تین دن کی مہمان نوازی ہے۔

پھر آپ کے اس اُسوہ اور نصیحتوں کا یہ اثر تھا کہ صحابہ نے، مردوں نے بھی، عورتوں نے بھی اپنے اور اپنے بچوں کے پیٹ کاٹ کر، بھوکا رہ کر اور بچوں کو بھوکا رکھ کر اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کے حق ادا کئے۔ اور اسی طرح کی ایک اعلیٰ مثال روایت میں یوں ملتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا حضور! میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارت کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا کہ گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تم کھانا تیار کرو۔ پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپتھپا کر، بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا۔ چراغ جلایا اور بچوں کو بھوکا سلا دیا۔ روتے روتے سو گئے۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمانوں کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ بھوکے سو رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔ یعنی وہ آیت نازل ہوئی کہ پاک باطن اور ایثار

پیشہ مخلص اور مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ تو دیکھیں کہ کس قدر خوبصورت معیار ہیں مہمان نوازی کے جو صحابہ نے قائم کئے۔

پھر اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں............ حضرت اقدس مسیح موعود نے خود بھی کس طرح مہمان نوازی کے معیار قائم کئے اور اس ضمن میں جماعت کو نصیحت بھی فرمائی۔ اس کی کچھ جھلکیاں میں دکھاتا ہوں۔

حضور نے ایک جماعت کو خطاب کر کے فرمایا:

’’میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور سبّ وشتم تک بھی نوبت پہنچ جاوے تو اس کو گوارا کرنا چاہئے‘‘۔ یعنی سخت الفاظ بھی استعمال کرے ’’کیونکہ وہ مریدوں میں تو داخل نہیں ہے‘‘۔ اگر غیر آتا ہے تو ’’ہمارا کیا حق ہے کہ اس سے وہ ادب اور ارادت چاہیں جو مریدوں سے چاہتے ہیں۔ یہ بھی ہم ان کا احسان سمجھتے ہیں کہ نرمی سے بات کریں‘‘۔ فرمایا کہ ’’پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیارت کرنے والے کا تیرے پر حق ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ مہمان کو اگر ذرا سا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 79 جدید ایڈیشن)

یعنی اگر مہمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو گناہ ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ جو ابھی احمدیت میں داخل نہیں ہوئے، ایک تو وہ احمدی نہیں، اس لحاظ سے بھی نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ ویسے بھی مہمان ہیں اس لحاظ سے بھی نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ احمدیوں کو بعض اصولوں کا پتہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ نہیں کہ اگر احمدی ہے تو ضرور سختی سے پیش آیا جائے۔ مہمان احمدی بھی ہے لیکن بعض اصول وقواعد جماعت کے ہیں، جماعت کی روایات ہیں۔ ایک غیر کو تو پتہ نہیں، ایک احمدی کو پتہ ہوتا ہے۔ تو اس لحاظ سے آپ نے فرمایا کہ مہمان ہونے کی حیثیت سے بھی اور غیر ہونے کی حیثیت سے بھی اس کا تم زیادہ احترام کرو۔

پھر ایک اور روایت ملتی ہے کہ: ’’اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود مہمان نوازی کا اعلیٰ اور زندہ نمونہ ہیں۔ جن لوگوں کو کثرت سے آپ کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوا وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی مہمان کو (خواہ وہ سلسلہ میں داخل ہو یا نہ داخل ہو) ذرا سی بھی تکلیف حضور کو بے چین کر دیتی ہے۔ مخلصین احباب کے لئے تو اور بھی آپ کی روح میں جوش اور شفقت ہوتا ہے۔ اس امر کے اظہار کے لئے ہم ذیل کا ایک واقعہ درج کرتے ہیں‘‘۔

وہ واقعہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ ’’میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی شاعر لاہور پنجاب جو کہ حضرت اقدس کے ایک عاشق صادق ہیں اس پیرانہ سالی میں بھی چند دنوں سے گورداسپور آئے ہوئے تھے۔ آج انہوں نے رخصت چاہی جس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ: آپ جا کر کیا کریں گے۔ یہاں ہی رہیے، اکٹھے چلیں گے۔ آپ کا یہاں رہنا باعث برکت ہے۔ اگر کوئی تکلیف ہو تو بتلا دو اس کا انتظام کر دیا جاوے گا‘‘۔ پھر اس کے بعد آپ نے عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ: چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی کی ضرورت کا علم (عملے کو) نہ ہو۔ اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ جس شے کی اسے ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے۔ پھر حضور نے میاں ہدایت اللہ صاحب کو خصوصیت سے سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کیا کہ ان کا خیال رکھیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 79-80 جدید ایڈیشن)

اسی طرح ایک دفعہ آسام سے کچھ مہمان آئے اور جب لنگر خانہ میں آ کے اترے تو لنگر خانہ کے عملے کے رویّہ کی وجہ سے ناراض ہو کر اسی طرح اسی ٹانگے پہ بیٹھ کے واپس چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود کو جب پتہ لگا تو آپ بڑے ناراض ہوئے کہ کیوں ایسی صورت پیدا ہوئی۔ اور فوری طور پر اس طرح کہ جوتے پہننا بھی مشکل تھا جلدی جلدی جوتے پہنے اور ان کے پیچھے تیز تیز قدموں سے گئے حالانکہ وہ تانگے پر تھے دور نکل چکے تھے لیکن آپ پیدل ان کے پیچھے پیچھے گئے اور روایت میں آتا ہے کہ نہر پہ پہنچ کے آپ نے ان کو وہاں روک لیا اور پھر ان کو واپس لے کر آئے۔ پھر مہمانوں کو کہا کہ آپ ٹانگے پر بیٹھ کر چلیں مَیں پیدل چلتا ہوں۔ بہرحال اس خُلق کو دیکھ کر مہمان بھی شرمندہ تھے۔ وہ شرمندگی سے کہیں نہیں حضور ہم تو نہیں بیٹھیں گے ساتھ ہی چلے۔ پھر بہرحال واپس قادیان آئے، لنگر میں آ کے آپ نے خود سامان اتارنے کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن کیونکہ کارکنان کو شرمندگی کا احساس تھا انہوں نے فوری طور پر آگے بڑھ کر سامان اتارا۔ تو پھر ان لوگوں کی خوراک کے بارے میں کیونکہ یہ آسام کے لوگ تھے خاص خوراک کے لئے حضرت مسیح موعود نے انتظام فرمایا۔

ایک روایت حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ غالباً 1897ء یا 1898ء کا واقعہ ہو گا۔ مجھے حضرت صاحب نے (۔) مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا کہ آپ بیٹھئے مَیں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد جبکہ کھڑکی کھلی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے (طشتری اٹھائے ہوئے، ٹرے اٹھائے ہوئے) میرے لئے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھائیے مَیں پانی لاتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتداء اور پیشوا ہو کر ہمارے لئے یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہئے۔

پھر ایک دفعہ جب مہمانوں کی زیادتی کی وجہ سے بستر بہت کم ہو گئے تو اپنے گھر میں جو آخری رضائی تھی وہ بھی مہمانوں کو دے دی اور خود ساری رات تکلیف میں گزاری تا کہ مہمانوں کو تکلیف نہ ہو۔ پھر ایک دفعہ مہمان نوازی کے بارے میں ذکر ہوا تو فرمایا کہ:

’’میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے لئے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 292 جدید ایڈیشن)

ایک دفعہ آپ نے جب مہمان بہت سارے آئے ہوئے تھے میاں نجم الدین صاحب کو لنگر خانے کے انچارج تھے، فرمایا، تاکید کی کہ: ’’دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 492 جدید ایڈیشن)

تو دیکھیں کس طرح مہمانوں کی خدمت کی نصیحت فرمائی۔ خدا کرے کہ حضرت مسیح موعود کا یہ حسن ظن جو آپ نے اپنے کارکنوں اور مہمان نوازی کرنے والوں سے اس وقت بھی کیا تھا آج بھی وہ قائم رہے اور ہمیشہ قائم رہے۔ یہ اُسوہ حسنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان نوازی کا ہمارے سامنے رکھا اور جس طرح آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو اس طرف توجہ دلائی، اپنی امت کو اس طرف توجہ دلائی اور جس کی مثالیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے قائم فرمائیں یہ اس لئے ہیں کہ ہم بھی اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کے اُسی طرح حق ادا کرنے والے

ہوں۔اسی طرح جو ہمارے سامنے مثالیں جو قائم کی گئی تھیں۔

اگلے جمعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔باہر سے مہمان ہمیشہ آتے ہیں۔اب بھی انشاء اللہ آئیں گے .U.K سے مختلف جگہوں سے بھی آئیں گے۔بلکہ بیرونی ممالک کے اکثر مہمان تو آنے بھی شروع ہو گئے ہیں۔بہت سے ہیں جو اپنے عزیزوں کے ہاں ٹھہرے ہوں گے۔ جو تو قریبی عزیز ہیں وہ تو اپنے مہمانوں کی، والدین کی، بھائیوں کی خدمت کرتے ہیں اور کرنی چاہئے۔مہمان نوازی کے حق ادا کرنے چاہئیں۔دور سے لوگ آتے ہیں۔لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہے کہ کوئی واقف کار یا عزیز یا کسی تعارف کی وجہ سے وہ کسی کے گھر ٹھہر گیا ہے تو ہمیشہ کی طرح اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے ان کی مہمان نوازی کے پورے حق ادا کریں۔اور اس طرح بعض لوگ ہیں جو جماعتی انتظام کے تحت ٹھہرے ہوئے ہیں اور جماعت کا جو انتظام ہے یہ عارضی کارکنان کے سپرد ہوتا ہے۔اس لئے بعض دفعہ یوں بھی ہو جاتا ہے کہ نئے آنے والے اور ناتجربہ کار معاونین (کیونکہ نئے شامل ہوتے رہتے ہیں، بعض دفعہ ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں)۔وہ مہمان نوازی کے حق کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔اس لئے اُن پر بھی منتظمین کی نظر رہنی چاہئے کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو مہمان کی دل آزاری کا باعث ہو، اس کی کسی تکلیف کا باعث ہو۔اور جو اپنے گھروں میں مہمان رکھنے والے ہیں وہ بھی اور جماعتی انتظام کے تحت جو مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں وہ بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ کبھی کوئی ایسی بات نہ ہو جو کسی مہمان کے لئے تکلیف کا یا دل دکھانے کا باعث بنے۔برطانیہ کے مقامی لوگ جو جلسے پر آئیں گے دو تین دن کے لئے ٹھہریں گے۔جلسہ سننے کے بعد چلے جائیں گے۔لیکن باہر سے آنے والے جو خرچ کر کے آتے ہیں ان میں سے بہت سارے ایسے ہیں جن کو بڑی مشکل سے ویزے ملے اور خرچ کر کے آتے ہیں۔اس لئے کم از کم پندرہ دن تو ان کو ٹھہرنے کا حق ہے اور پندرہ دن ان کی مہمان نوازی بھی کرنی چاہئے اور کی جاتی ہے۔لیکن بعض دفعہ جو گھروں میں ٹھہرے ہوتے ہیں اگر ان کو دقت ہو کہ اتنا لمبا عرصہ مہمان نوازی نہیں کر سکتے تو ان کو چاہئے کہ جماعتی انتظام کے تحت پھر ان کو جماعت کے سپرد کر دیں تا کہ پندرہ دن تک مہمان نوازی کی جا سکے۔

امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح تمام کارکنان جلسے کے انتظامات میں پوری دلچسپی سے حصہ لیں گے۔اور مہمانوں کے حق بھی ادا کریں گے۔اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ حسن ظن ہے۔یہ حسن ظن ہمیشہ جماعت کے کارکنان کا ایک نشان بنا رہے گا۔اس دفعہ کیونکہ جلسہ کہیں اور ہونا ہے، دو جگہ کی تقسیم کی وجہ سے کچھ مہمان ایک جگہ ٹھہریں گے کچھ مہمان دوسری جگہ ٹھہریں گے۔بعض شعبوں پر زیادہ ذمہ داریاں پڑ جائیں گی تو اس لئے بھی اپنے آپ کو، کارکنوں کو ذہنی طور پر تیار کرنا چاہئے کہ اس دفعہ ڈیوٹیاں زیادہ توجہ سے دینی ہوں گی۔اور ہو سکتا ہے زیادہ وقت کے لئے دینی پڑیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر آنے والے ان مہمانوں کی صحیح طرح مہمان نوازی کر سکیں۔اللہ سب کو توفیق دے۔

❁❁❁❁❁❁❁

تحریک جدید کی تکمیل کے لئے وصیت

❁ تحریک جدید کی غرض و غایت سیدنا حضرت مصلح موعود نے زمین پر خدا تعالیٰ کی بادشاہت کا قیام بیان فرمائی ہے۔پس مخلصین جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے حضور کا ایک ارشاد جو وصیت کا رنگ رکھتا ہے۔پیش خدمت کیا جاتا ہے۔فرمایا

”میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں۔یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ارشاد کو سمجھنے اور مناسب حال قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول)

سیدی تشریف لائے ہیں

چلو پھر اہل ایماں کا نظارہ کر لیا جائے
چلو پھر قادیاں کی سمت چارہ کر لیا جائے

سنا ہے قادیاں میں سیدی تشریف لائے ہیں
سبب کچھ ان سے ملنے کا دوبارہ کر لیا جائے

سنا ہے قادیاں میں نیک سیرت لوگ بستے ہیں
تو آؤ ایسی بستی کا نظارہ کر لیا جائے

سنا ہے قادیاں مسکن ہے رحمت کے فرشتوں کا
کسی ایسے فرشتے کو اشارہ کر لیا جائے

سنا ہے قادیاں جانا بڑے کرموں کا سودا ہے
کچھ اس پہلو سے کم اپنا خسارہ کر لیا جائے

دہر والو تمہارے دین و دنیا بھی سنور جائیں
اگر موعود مہدی کا سہارا کر لیا جائے

کہا ہے سیدی نے ہر برائی چھوڑنی ہو گی
تو کیوں نہ ہر برائی سے کنارہ کر لیا جائے

یہی نسخہ ہے دنیا میں حصول کامیابی کا
کہ اونچا نیک عملوں کا مینارہ کر لیا جائے

آفتاب احمد

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب مرحوم آف چک نمبر 62 جنوبی سرگودھا مورخہ 29 جنوری 2006ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں مرحومہ موصیہ تھیں۔ اسی دن بعد نماز عصر مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ منکسر المزاج اور ہر دلعزیز تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے خاکسار، مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 62 جنوبی سرگودھا، مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب مقیم کینیڈا، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب مقیم جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم چوہدری حسین بخش صاحب باجوہ مرحوم چک نمبر 37 جنوبی سرگودھا کی بیٹی تھیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

تقریب نکاح وشادی

مکرم طاہر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ ولد مکرم چوہدری مختار احمد صاحب اٹھوال زعیم مجلس انصاراللہ کبیر والا ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 31 دسمبر 2005ء کو مکرم یعقوب احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے خاکسار کے نکاح کا اعلان بھمراہ مکرمہ ماریہ رشید صاحبہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید دارالنصر وسطی ربوہ مبلغ 36 ہزار روپے حق مہر پر کیا اسی دن رخصتی بھی ہوئی دعا مکرم فرحت محمود صاحب مربی سلسلہ نے کروائی مورخہ یکم جنوری 2006ء کو دعوت ولیمہ ہوئی دعا مکرم نعیم احمد صاحب امیر ضلع خانیوال نے کروائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

نکاح

مکرم آغا انعام الحق صاحب لاہور لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم آغا گل زیب صاحب مقیم وینکوور کینیڈا کا نکاح مکرمہ حنا منیر عمر صاحبہ بنت مکرم میاں منیر عمر صاحب لاہور سے مورخہ 18 نومبر 2005ء کو مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں 5 لاکھ روپے حق مہر پر پڑھایا۔ مکرم آغا گل زیب صاحب مکرم منظور الحق صاحب مرحوم واہ کینٹ کے پوتے ہیں مکرمہ حنا منیر صاحبہ حضرت خلیفہ اول حکیم مولانا نورالدین صاحب کے بیٹے مکرم عبدالسلام صاحب کی پوتی ہیں۔ اور ننھیال کی طرف سے حضرت پیر افتخار احمد صاحب ابن حضرت پیر صوفی احمد جان صاحب کی نسل سے اور مکرم عبدالحمید صاحب آف کوئٹہ کی نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے اور جماعت کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بھتیجے مکرم مطہر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب کوٹ احمدیہ ضلع بدین سندھ کے نکاح کا اعلان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے 10 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرمہ ارم وحید ملک صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالوحید صاحب انٹاریو کینیڈا کے ہمراہ 7 جنوری 2006ء کو بیت مبارک ربوہ میں کیا۔ اسی روز خاکسار کی رہائش گاہ پر ایک دعوت کا اہتمام برادر مکرم نے کیا جس میں بزرگان سلسلہ نے شرکت فرمائی اور مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے رشتہ کے مبارک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی عزیزہ عائشہ مسعود صاحبہ نے اپنے سکول میں سالانہ تقریب یوم والدین کے موقع پر تقریری مقابلہ بعنوان خدمت خلق میں اول پوزیشن حاصل کی اور ٹرافی کی حقدار ٹھہری۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

ملکی اخبارات سے
خبریں

لاہوا یکسپریس کا خوفناک حادثہ۔ راولپنڈی سے لاہور آنے والی نان سٹاپ ایکسپریس کی 6 بوگیاں جہلم کے قریب 50 فٹ گہری کھائی میں جا گریں 2 بوگیاں مکمل تباہ ہو گئیں۔ ایک کو آگ لگ گئی۔ بڑی تعداد میں ہلاکتوں کا خدشہ ہے۔ جائے حادثہ پر اندھیرے کے باعث امدادی کاموں میں شدید مشکلات کا سامنا رہا۔ ہر طرف مسافروں کی چیخ و پکار تھی۔ گرنے والی بوگیوں میں چار پانچ صد افراد سوار تھے۔ ٹرین 10 بوگیوں پر مشتمل تھی۔ فی الحال 30 ہلاکتوں کی تصدیق ہو چکی ہے۔ زخمیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ میجر جرل شوکت سلطان نے کہا ہے کہ یہ حادثہ ہے یا تخریب کاری، ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔

میراتھن ریس کامیاب۔ وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ اخلاقی حدود میں رہتے ہوئے مخلوط ریس کی اجازت دی گئی تھی جو کامیاب رہی مخالفین کے تمام حربے ناکام ہو گئے۔ 42 کلومیٹر دوڑ قذافی سٹیڈیم سے شروع ہوئی فیروز پور روڈ سے ہوتے ہوئے سیکرٹیریٹ کے راستے مینار پاکستان پہنچی۔ کئی مقامات پر پولیس اور شہریوں میں جھگڑا ہوا۔ ایم ایم اے کے احتجاج کو روکنے کے لئے ہفتہ اور اتوار کی شب لاہور آنے والی ہر بس اور ویگن سے داڑھی والے مسافروں کو اور طلباء کو اتار لیا گیا۔ خواتین، بچوں اور بزرگوں کو کئی کئی میل پیدل سفر کرنا پڑا۔ متحدہ مجلس عمل کے لیڈروں نے کہا ہے کہ میراتھن ناکام رہی جلسوں کی طرح سرکاری ملازمین کو زبردستی شریک کیا گیا۔ ہمارے کارکنوں کو گرفتار کیا گیا اور اسلامی مراکز کی بے حرمتی کی گئی۔

ایتھوپیا کے اتھلیٹس نے میدان مار لیا۔ دوسری انٹرنیشنل میراتھن میں ایتھوپیا کے اتھلیٹس نے میدان مار لیا۔ ہیلی فوب ابیب 42 کلومیٹر دوڑ میں اول رہے۔ ایتھوپیا کے ہی گاشا دوسرے اور سمیر تو اپلے مہاؤ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ خواتین میں 42 کلومیٹر ریس میں ایتھوپیا کی جینی پہلے اور 10 کلو میٹر میں ان کی ہم وطن عاصمے بھی پہلے نمبر پر رہیں۔

امریکی حملہ قبول نہیں۔ صدر پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پاکستانی علاقوں پر امریکی حملہ قبول نہیں۔ ہم نے القاعدہ کے ٹھکانے تباہ کر دیئے ہیں۔

امریکہ کو دشمن تصور نہیں کرتے۔ حماس کے بانی رہنما محمد طاہر نے کہا ہے کہ ہم امریکہ کو اپنا دشمن تصور نہیں کرتے۔ ہمارا گروپ منتظر ہے کہ صدر بش انصاف پر عملدرآمد کرائیں۔ جارحیت قبول نہیں۔ انسانوں کی طرح رہنے کا حق دیا جائے۔

حماس کے رہنماؤں کو نشانہ بنانے کی پالیسی۔ اسرائیلی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ ہمارے خلاف دہشت گردی کی کارروائیاں جاری رہیں تو حماس رہنماؤں کو نشانہ بنانے کی پالیسی ترک نہیں کی جائے گی۔

زیر زمین سرنگوں کا جال۔ ایران نے امریکہ اور اسرائیل کی طرف سے اس کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کے خطرہ کے پیش نظر ایٹمی تنصیبات کی حفاظت کے لئے زیر زمین سرنگوں کا جال بچھانے اور اپنی فضائی دفاع کی اہلیت بڑھانے کا کام شروع کر دیا ہے۔

بہشتی دروازہ۔ حضرت بابا فرید گنج شکر کی تقریبات پاک پتن میں شروع ہو گئی ہیں۔ بہشتی دروازہ ہر سال 5 محرم سے 9 محرم تک روزانہ رات کو کھولا جاتا ہے جو فجر تک کھلا رہتا ہے۔ اور زائرین رات بھر بہشتی دروازہ سے گزرتے رہتے ہیں۔ عرس کی تقریبات میں قریباً 20 لاکھ کے لگ بھگ زائرین اور عقیدت مند شریک ہوتے ہیں۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
موسم سرما میں طاقت وتوانائی کیلئے معیاری دوائیں
زد جام عشق، شباب آور موتی، نواب شاہی گولیاں، معجون فلاسفہ، تاخیری، روحانی خاص
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
ہمدردانہ مشورہ کامیاب علاج
PH:047-6211434-6212434 Fax:047-6213966

(بقیہ صفحہ 1)

اپنے ماحول کا جائزہ لیں اگر گندگی کے ڈھیر ہیں تو وقار عمل کے ذریعے اس کی صفائی کریں۔

بچوں کو اور خود کو عادت ڈالیں کہ پھلوں وغیرہ کے چھلکے جگہ جگہ پھینک کر گندگی نہ پھیلائیں بلکہ ان کو ڈسٹ بن میں پھینکیں۔

رفع حاجت کے بعد ہاتھوں کو اچھی طرح دھوئیں۔

محترم ڈاکٹر وقار منظور بسرا صاحب طاہر ہومیو پیتھک انسٹیٹیوٹ ربوہ نے حفظ ماتقدم کے طور پر ہومیو پیتھک دوا نیٹرم سلف (Natrum sulph.)200 تجویز کی ہے ایک خوراک روزانہ 10 دن ضرور استعمال کریں۔ ربوہ میں یہ دوائی اور احتیاطی تدابیر پر مشتمل لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا ہے۔

یاد رکھیں .... سب بیماریوں اور آفات سے بچنے کا سب سے مؤثر ذریعہ دعا ہے اس لئے خود بھی دعا کریں اور بچوں کو بھی دعا کی عادت ڈالیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنی امان میں رکھے۔ آمین

(مہتمم مقامی۔ربوہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ جنوری 2006ء مبلغ بانوے روپے صرف (-/92روپے) بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 31 جنوری 2006ء

طلوع فجر	5:36
طلوع آفتاب	7:00
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:43

ضرورت ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر
BASHARAT MEDICAL SERVICES
تعلیمی قابلیت
☆ کوالیفائیڈ ہومیو پیتھک ڈگری/ڈپلومہ
☆ ترجیح: ایم بی بی ایس یا ایلو پیتھک بنیاد بھی ہو ☆ تجربہ: کم از کم پانچ سال
اپنے صدر/امیر صاحب ضلع کی سفارش سے درخواست بھجوائیں یا موبائل پر جلد رابطہ کریں۔
Basharat Medical Services Capt. (R) Basharat Ahmad Rana (Executive Director)
11-C, 12th Com. Street, Phase II, Ext. DHA, Karachi. Tel: 5881199, 5397864, Cell: 0300-2138686

جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
گجر پراپرٹی سنٹر
فون آفس: 047-6215857
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

ڈیلر: فریج، ائیر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
ہم آپ کے منتظر ہونگے
1-لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH Shop: 047-6213649 Res: 6211649

البشیر ز۔ اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
047-6214510 ربوہ 049-4423173

عثمان الیکٹرونکس اینڈ موبائل کارنر
042-7353105
ہر کمپنی کے موبائل، یونیورسل چارجر Universal Sim Connections کارڈز ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں
1-لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: ذیشان قمر
Email: uepak@hotmail.com

IELTS/TOEFL/German Language
Do you want to get higher education in foreign Universities?
If yes then join classes for IELTS/TOEFL/German, O/A level math.
Hostel Facility for the students of other cities especially from Rabwah
Education concern ®
Mr. Farrukh luqman Mr. Muhammad Nasr-Ullah Dogar
829-C Faisal Town Lahore Pakistan
Office: 042-5177124/5201895; Fax: 042-5201895
Mobile: 0301-4411770/0303-6476707/0300-4721863 0333-4696098
Email: edu_concern@cyber.net.pk URL: www.educoncern.tk

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
سپیشل آفر: موٹر سائیکل کے ساتھ خوبصورت ہیلمٹ فری۔ خوبصورت دیدہ زیب طاقتور اور پائیدار
راوی موٹر سائیکل 70CC
نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہے
1 سالہ وارنٹی کے ساتھ
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
پاکستان بھر میں ڈیلوری کا بندوبست موجود ہے۔ (ویزا کارڈ کی سہولت موجود ہے)
042-5124127
042-5118557
Mob: 0300-4256291
طالب دعا: منصور احمد ساجد (ساجد ہینڈ بیلر اینڈ PEL)
ایڈریس 26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

C.P.L 29-FD

ماشاءاللہ گیزرز
اعلیٰ کوالٹی کے بھاری چادر کے گیزر
لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ سیل اینڈ سروس
1-B-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار
موسم سرما صبح 9 بجے تا 1/2 4 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1/2 1 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

ضرورت سٹاف
جہلم میں ایک صنعتی ادارے کو درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔
1۔ ٹرینی انجینئر: انجینئرنگ یونیورسٹی کے نئے گریجویٹس یا ڈپلومہ انجینئر کم از کم 5 سالہ تجربہ کے ساتھ۔
2۔ لیبر آفیسر: لیبر قوانین سے واقفیت اور ایڈمن میں کام کرنے کا تجربہ۔ نیز کمپیوٹر میں مہارت قابل ترجیح ہوگی۔
3۔ ڈپلومہ ہولڈرز: گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارے سے میکینیکل یا الیکٹریکل میں 3 سالہ ڈپلومہ۔
4۔ ڈسپیچ کلرک: سپروائزری حیثیت میں کام کرنے کا تجربہ۔ NCO/JCO بھی درخواست دے سکتے ہیں۔
5۔ ورکشاپ فورمین/سینئر فٹر: ورکشاپ میں مشینوں پر خراد، شیپر اور ملنگ وغیرہ کا تجربہ۔
6۔ مشین آپریٹر: کسی صنعتی ادارے میں مشین پر کام کرنے کا 3 سالہ تجربہ۔
7۔ فٹر: ورکشاپ میں ویلڈنگ/فٹنگ کا تجربہ۔
8۔ ٹریکٹر ڈرائیور:
مندرجہ بالا آسامیوں کے لئے اچھی تنخواہ بمع دیگر سہولیات مثلاً میڈیکل، پنشن، رہائش اور گریجویٹی وغیرہ۔
درخواستیں بمع تصدیق مندرجہ ذیل پتے پر بھجوائیں۔
جنرل مینیجر پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ۔ جی ٹی روڈ جہلم
فون: 0544-646580 فیکس: 0544-646582